

# ذلت کی قیمت عزت کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے: ایران-امریکہ مذاکرات بطور ایک مثال

تحریر: ڈاکٹر عبداللہ محمد - ولایت اردن

(ترجمہ)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ میدانِ جنگ میں حاصل ہونے والے فوائد کو ایک ایسی مضبوط پوزیشن میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جسے طاقتور فریق دوسروں پر مسلط کرتا ہے۔ مذاکرات وہ طریقہ کار ہیں جنہیں سیاست دان اہم مسائل کو حل کرنے کے لیے اختیار کرتے ہیں، تاکہ ممالک اور ان کے عوام کو مسلسل لڑائی اور جنگ کی سختیوں، یا اس کے آغاز ہی سے بچایا جاسکے۔ نبی کریم ﷺ نے صلح حدیبیہ اور دیگر معاہدوں میں مشرکین کے ساتھ برابری کی سطح پر مذاکرات کیے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نازل کردہ مذاکرات سے متعلق ان شرعی احکامات میں سے کسی پر بھی سمجھوتہ نہیں کیا، جو عملاً برسرِ پیکار ریاستوں (حربی فعلاً) اور شرعی طور پر حالتِ جنگ میں تصور کی جانے والی ریاستوں (حربی حکماً) کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

اسی طرح، مسلم افواج نے اپنے جہاد اور اسلام کی اشاعت کے دوران، قتال شروع کرنے سے پہلے مذاکرات کیے اور ان کے سامنے تین اختیارات رکھے، جن کا کوئی چوتھا متبادل نہیں تھا: اسلام، جزیہ (شرعی خراج)، یا جنگ۔ انہیں فیصلے کے لیے صرف تین دن کی مہلت دی جاتی تھی۔ اس کی ایک مثال حضرت ربیع بن عامرؓ اور فارسی سپہ سالار رستم کے درمیان ہونے والے مذاکرات ہیں۔ ان شرعی احکامات پر عمل پیرا ہونے کی بدولت تیرہ صدیوں سے زائد عرصے تک پوری دنیا میں اسلام پھیلا۔

یہ تھے وہ مذاکرات؛ جن میں فیصلہ کن قوت، طاقت، عزت اور وقار پایا جاتا تھا۔ اسلام میں جنگیں ایسی کسی صلح کو نہیں جانتیں جس میں ایک بھی شرعی حکم پر سمجھوتہ کیا جائے، اور اسلام کے نظریے کی حاکمیت کسی بھی صورت میں مذاکرات کے تابع نہیں ہوتی۔ یہ جنگ نظریات، بقا اور تہذیبوں کے تصادم کی جنگ ہے۔ اسلام اور دنیا کی دیگر کافر تہذیبوں کے درمیان کوئی ایسا گٹھ جوڑ یا مشترکہ مفادات نہیں ہیں سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے طے فرمادے ہیں۔ ہمارا مقصد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شریعت کا نفاذ اور اس کے مطابق زندگی گزارنا ہے، اور یہ مقصد ہمارے خون، ہمارے مال، بلکہ ہماری تمام دنیاوی آسائشوں سے کہیں زیادہ مقدم ہے۔ یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا معاملہ ہے اور اس کی زمین پر اس کے بندوں پر اس کی حاکمیت کا سوال ہے۔

ایران اور امریکہ کے درمیان جاری مذاکرات پر گفتگو کرتے ہوئے یہ مختصر تمہیدی خاکہ پیش کرنا ضروری تھا۔ جب امریکہ اور اس کی پروردہ، یہودی وجود (Jewish entity) نے ایران پر جنگ مسلط کی، تو ان کا خیال تھا کہ ایرانی نظام تیزی سے گرجائے گا اور امریکہ سے وابستہ بعض سیاستدان ایران پر قابو پالیں گے۔ ان کا مقصد ایران کو امریکہ کے زیر اثر رہنے والی ریاست سے ایک ایسی تابع ریاست میں تبدیل کرنا تھا جو صرف امریکی مفادات کی تکمیل کرے اور اپنے فیصلے، وسائل اور قوت کے عناصر کی آزادی سے دستبردار ہو جائے۔۔۔

تاہم، جس چیز کی امریکہ کو امید تھی وہ پوری نہ ہو سکی۔ وہ آوازیں جو امریکی وابستگی سے نجات اور ایران کو کافر مغرب سے حقیقی آزادی حاصل کرنے والا پہلا مسلم ملک بنانے کی وکالت کرتی تھیں، ملک کا کنٹرول سنبھالنے میں کامیاب ہو گئیں۔ ان کے میزائل حملوں نے امریکہ اور یہودی وجود ("اسرائیل") کو شدید نقصان پہنچایا، اور انہوں نے بڑی مہارت کے ساتھ آبنائے ہرمز کو بطور دباؤ استعمال کیا۔ اس اقدام کے دنیا پر گہرے اثرات مرتب ہوئے، جس نے امریکہ اور یہودی وجود ("اسرائیل") کی بلا جواز جارحیت کے خلاف عالمی رائے عامہ کو ہموار کیا۔ ان کے اتحادیوں نے ان کے ساتھ کھڑے ہونے یا ان کی جنگ میں مدد کرنے سے انکار کر دیا، جس نے امریکہ کی مشکلات اور الجھنوں کو مزید گہرا کر دیا اور اس کے موجودہ دکھوں میں اضافہ کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، شدید اندرونی اختلافات اور کمر توڑ معاشی بحران کے باعث بعض ممالک نے ایران کو فنی اور فوجی امداد کی پیشکش کی ہے۔ یورپ اس بڑے نقصان کو سمجھتا ہے جو اسے اس صورت میں اٹھانا پڑے گا اگر امریکہ ایران اور خطے میں اپنے عزائم حاصل کر لیتا ہے، جبکہ چین، جو اپنا زیادہ تر تیل درآمد کرتا ہے، بھی اسی تشویش میں شریک ہے۔ چنانچہ، انہوں نے امریکہ کی مدد کرنے یا اسے اس کی مشکل صورتحال سے نکالنے سے گریز کیا ہے۔

لاہواہ ٹرمپ نے اپنی ساکھ بچانے کے لیے کوئی راستہ نکالنے کی تگ و دو کی، اور اسے مذاکرات کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نظر نہ آیا۔ یہ وہ حربہ ہے جس میں امریکہ مکاری، فریب، دھونس اور لالچ کے ذریعے مہارت رکھتا ہے، اس امید پر کہ وہ کچھ حاصل کر لے جو اس کی جدید فوجی مشینری جنگ میں حاصل کرنے میں ناکام رہی تھی۔ اس کے بعد متضاد بیانات سامنے آئے، اور پھر امریکہ نے مصر، ترکی اور پاکستان میں اپنے ایجنٹوں اور گماشتوں کو ہدایت کی کہ وہ ایران کو مذاکرات کی میز پر لائیں۔ امریکہ نے مذاکرات کے لیے اپنی پندرہ شرائط پیش کیں، جو درحقیقت ہتھیار ڈالنے کی شرائط کے مترادف تھیں۔ ایران نے انہیں مسترد کر دیا اور ایک متبادل پیش کیا، جسے ٹرمپ نے فوری طور پر قبول کر لیا اور اسے مذاکرات شروع کرنے کے لیے موزوں قرار دیا، حالانکہ اس میں ایٹمی پروگرام یا بیلنسک میزائلوں کا کوئی ذکر نہیں تھا، جنہیں اس نے پہلے جنگ کی وجوہات کے طور پر پیش کیا تھا۔ یہ بات اس مشکل صورتحال کی نشاندہی کرتی ہے جس میں ٹرمپ خود کو پارہا ہے اور کچھ حاصل کرنے کے لیے اس کا ان مذاکرات پر انحصار ظاہر کرتا ہے۔ اس نے نائب صدر وینس کی سربراہی میں اپنا وفد مذاکرات کے پہلے دور کے لیے پاکستان بھیجا، جو 21 گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد وینس نے باہر آکر مذاکرات کی ناکامی کا اعلان کیا، اس امید پر کہ ایران پر رعایتیں دینے کے لیے دباؤ ڈالا جاسکے۔ دو دن بعد، انہوں نے اپنے ہی بیان کی تردید کی اور دعویٰ کیا کہ پاکستانی مذاکرات میں اچھی پیش رفت ہوئی ہے اور ایک اور دور منعقد کیا جاسکتا ہے!۔ یہ ہمارے اس دعوے کی تصدیق کرتا ہے کہ امریکی پالیسی لڑکھڑاہی ہے اور اس کی فوجی طاقت کمزور پڑ رہی ہے، جو دنیا کی صف اول کی طاقت بنے رہنے کے لیے اس کا آخری بچاؤ کارڈ ہے۔

کافر مغرب کی یہ تاریخ رہی ہے کہ جب وہ جنگ اور دھونس دھمکیوں کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے، تو وہ اپنے مخالفین کو مذاکرات اور سیاسی چال بازیوں کے جال میں پھنساتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے، وہ اپنی حکمت عملیوں پر نظر ثانی کرتا ہے اور اپنی افواج کو دوبارہ منظم کرتا ہے، اور اپنے اقدامات کے نتائج، خاص طور پر بڑھتی ہوئی عالمی مخالفت کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

**ایران کے ارباب اختیار کے نام ایک پیغام:**

پاسداران انقلاب اور فوج نے جو کچھ کیا ہے وہ مبارک اور قابل ستائش ہے۔ امریکہ کو وہ کچھ حاصل کرنے کی اجازت نہ دیں جو وہ اپنی جارحیت اور تمہارے خلاف محاصرے کے ذریعے حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ امریکہ شدید مصائب کا شکار ہے؛ اس کی اندرونی تقسیم گہری ہو چکی ہے، اس کا معاشی بحران دم گھونٹ رہا ہے، اور اس کی کمزوری و ناتوانی روز روشن کی طرح عیاں ہے، جیسا کہ فوجی کمانڈروں کی برطرفی اور انہیں نظر انداز کیے جانے سے ظاہر ہے۔ اس کے وسط مدتی انتخابات قریب ہیں، بلکہ صدارتی انتخابات میں بھی محض دو سال باقی ہیں۔ وہ ڈوب رہا ہے، اور اگر اس کے غدار ایجنٹ، مسلمانوں میں موجود وہ کمینے لوگ، نہ ہوتے، تو وہ زندہ نہ بچ پاتا۔

اس لیے ثابت قدم رہیں اور ان تمام ڈوروں کو کاٹ دیں جو امریکہ نے ایران کی طرف دراز کی ہیں۔ امت مسلمہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائیں اور خود کو کسی بھی قسم کے غلیظ فرقہ وارانہ یا قوم پرستانہ تنازعات سے دور رکھیں۔ امت مسلمہ ایک ہے، اور اس کا رب، اللہ سبحانہ و تعالیٰ، ایک ہے۔ عالم اسلام کی افواج کو اسلام کی زبان میں پکاریں کہ وہ اپنے ایجنٹ حکمرانوں کا تختہ الٹ دیں اور امریکہ اور یہودیوں کے خلاف جنگ میں آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں، تاکہ خطوط اور لوگوں کو سرمایہ دارانہ نظام کے ظلم سے نکال کر اسلام کے عدل کی طرف لایا جاسکے۔

اے ایران کے رہنماؤ، جان لو کہ دشمن کے ساتھ مذاکرات اسے صرف اپنی صفیں دوبارہ درست کرنے کا وقت دیتے ہیں۔ فوجوں اور جنگی جہازوں کی تعیناتی کا سلسلہ جاری ہے، اور انہوں نے اپنے مطیع ایجنٹ، عاصم منیر، تک کو حکم دے دیا ہے کہ اگر صورتحال نے تقاضا کیا تو وہ اپنے طیارے اور سپاہی سعودی عرب بھیجے تاکہ وہ اپنے ہی بھائیوں سے لڑیں۔ جنگ ہماری زمین پر ہے، ان کے جہاز ہماری مٹی سے پرواز کرتے ہیں، اور وہ ہماری ہی ان افواج کے ذریعے لڑتے ہیں جنہیں انہوں نے ہماری اپنی دولت سے بنایا ہے، تاکہ وہ ہمارے ممالک پر اپنا کنٹرول برقرار رکھ سکیں اور ہمارے وسائل کو لوٹ سکیں۔

ان لوگوں سے عبرت پکڑیں جو آپ سے پہلے آئے اور جنہوں نے فلسطین، افغانستان اور دیگر مقامات پر مذاکرات کیے، لیکن امریکہ نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کے بعد انہی سے آنکھیں پھیر لیں۔ ان ایرانی سیاستدانوں کے انجام سے سبق سیکھیں جنہوں نے برسوں امریکی مفادات کی خدمت کی، لیکن انہیں اس وقت قتل کر دیا گیا جب امریکہ نے یہ سمجھا کہ وہ ان کے بغیر مشرق وسطیٰ میں اپنا منصوبہ نافذ کر سکتا ہے۔

امریکہ کو اس کی مشکل صورتحال (بھنور) سے نکلنے کا موقع نہ دیں۔ ایسے کسی مذاکرات یا جنگ بندی کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے جس میں اسلام کے شرعی احکامات پر سمجھوتہ کیا جائے۔ یا تو ہم اپنے عظیم اسلام کے ذریعے زمین کو ہلا دیں تاکہ کافر مغرب کا نظام زمین بوس ہو جائے، جس کے لیے امت کی تمام تر توانائیاں، اس کی افواج، اس کے علماء، اس کے بہترین بیٹوں اور بیٹیوں، اور اس کے پاس موجود قوت کے تمام اثاثوں کو متحرک کرنا ہوگا، تاکہ اسلام کی سربراہی، اس کے کلمے کو بلند کرنا اور اس کی ریاست کا قیام امت کا نصب العین بن جائے، یہاں تک کہ اسلام اور صلیبی مغرب کے درمیان تصادم کی مساوات متوازن ہو جائے، ورنہ ہم ایک کے بعد ایک ایسے کا شکار ہوتے رہیں گے۔ جان لو کہ ذلت کی قیمت عزت کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے، کاش کہ تم اس پر غور کرتے تو جان لیتے۔